سوال

(7) نبی کریم ﷺ کا نام سُن کر انگوٹھے چومنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھے چومنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا نہیں ؟ بعض لوگ اس کو آدم علیہ السلام اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت قرار دیتے ہیں ، کیا یہ درست ہے ؟ (عبدالخالق ، شیخوپورہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اذان سنتے ہوئے موذن کے کلمات کا جواب دینے اور موذن کے کلمات ۔ أَشْهَدُ أَنْ ۔ ۔ ۔ کے بعد ان کلمات : "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا"

(ابن خزیمہ 1/229 مسلم 1/290)

کے علاوہ کوئی اور عمل قرآن وحدیث صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور تابعین رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں ۔ اذان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوتی تھی اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سنتے تھے ، انہیں جو تعلیم دی گئی تھی وہ یہ تھی ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ"

(رواہ مسلم والبخاری)

"جب تم اذان سنو تو جو کلمات موذن کہتا ہے وہی تم بھی کہا کرو اور پھر مجھ پر درود پڑھو۔"

صحیح مسلم کی دوسری روایت میں اس کی وضاحت موجود ہے ۔ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ" (رواہ مسلم)

"جب موذن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو تم اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو، پھر جب وہ اَشْھَدُ اَنْ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو تم بھی اَشْھَدُ اَنْ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو، پھر جب وہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو تم بھی اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ کہو۔ پھر جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ کہے تو تم کہو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر جب وہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہ تو تم بھی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہو، جب اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو تم بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو، جب لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو۔ جس نے جواب خلوص دل سے دیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ "

اس کے علاوہ کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں انگوٹھے چومنے اور آنکھیں ملنے کا حکم دیا ہو۔ نہ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے کسی ایک صحابی سے صحیح سند سے ثابت ہے۔ حتیٰ کہ ائمہ اربعہ سے کوئی اس کی سند پیش نہیں کرسکتا۔

اس صریح اورواضح حدیث کے ہوتے ہوئے (جس میں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ کے جواب میں صرف وہی کلمہ دہرانے کی ہی تعلیم ہے۔ اوراس سارے جواب پر جنت کی گارنٹی ہے۔ کہیں بھی انگوٹھے چوم کر آنکھوں پرملنے کا ذکر نہیں ہے) افسوس صدافسوس کہ لوگوں نے کہیں انگوٹھے چومنے، کہیں "قرۃ عینی" والے الفاظ کہنے شروع کردیے ہیں۔

یہ خودساختہ حرکتیں اور خودساختہ الفاظ ایسے ہیں جن کا دین اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

یہ بات بھی یادرہے کہ اس بارے میں حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دوسری جتنی روایات ہیں وہ سب کی سب موضوع یعنی بناوٹی اور خودساختہ ہیں۔

چنانچہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب ردالمختار 1/293 میں ابن عابدین شامی لکھتے ہیں :

"ولم یصح فی المرفوع من کل ہذا شیء "

"اس بارے میں جتنی بھی مرفوع روایات ہیں ایک بھی صحیح سند سے ثابت نہیں۔ "

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن طاہر حنفی کی کتاب التذکرہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جس روایت میں ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انگوٹھا چومنے کا بیان کیا جاتا ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے۔ (دیکھیں الفوائدالمجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ 9)

حسن بن علی ہندی تعلیقات مشکوۃ میں لکھتے ہیں :

"کل ماروي فی وضع الابہامین علی العینین عند سماع الشہادۃ المؤذن لم یصح "

"موذن سے شہادتیں کے کلمے سنتے وقت آنکھوں پر انگوٹھے رکھنے کے بارے میں جوکچھ روایت کیا گیا ہے ان میں سے کچھ بھی صحیح نہیں۔ "

علامہ عینی حنفی نے اس سے منع فرمایا ہے، کہتے ہیں :

"یجب علی السامع قطع القراءۃ، وترک الکلام والسلام وردہ وکل عمل غیر الاجابۃ"

"اذان سننے والے کواذان کا جواب دینے کے علاوہ اور ہر عمل کو چھوڑدینا ضروری ہے۔ "

حتیٰ کہ اہل علم نے توان روایات کو من گھڑت اور خودساختہ قرار دیا ہے۔ امام ابونعیم الاصبہانی نے کہا :

"ماروي فی ذلک کلہ موضوع "

علامہ سیوطی نے بھی کہا ہے :

"کلھا موضوعات "

اور جس حدیث میں "قرۃ عینی "والی عبارت ہے اس کے متعلق امام شیبانی تمیز الطیب من الخبیث میں فرماتے ہیں :

"قال شیخنا ولا یصح فی سندہ مجاہیل مع انقطاعہ عن الخضر وکل ماروی من ہذا فلا یصح رفعہ البتہ"

(تمییز الطیب من الخبیث ص :189)

"شیخ سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث صحیح نہیں کیونکہ یہ منقطع بھی ہے اور اس کی سند میں راوی بھی مجہول ہیں ۔ "

امام الانبیاء کا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں کو لگانا یہ محبت نہیں ہے بلکہ محبت اس چیز کا نام ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کے لیے کائنات کی ہر چیز کو قربان کر دیا جائے ۔ دیکھیں صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی کو اپنے جسموں پر ملنا شروع کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ما تحملکم علی ہذا- أي : لم تفعلون ذلک ؟ قالوا : حب اللہ ورسولہ ، فقال النبی صَلَّى اللہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ : من سرہ أن یحب اللہ ورسولہ أو یحبہ اللہ ورسولہ ، فلیصدق حدیثہ إذا حدَّث ، ولیؤدِّ أمانتہ إذا اؤتمن ، ولیحسن جوار من جاورہ"

(شعب الایمان بیہقی ، مشکوٰۃ کتاب الادب وقال الالبانی حدیث حسن)

"تمھیں کس چیز نے ایسا کرنے پر اُبھارا ہے ؟ کہنے لگے : اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے ۔ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جسے یہ بات پسند ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کریں اور وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے ، وہ بات کرتے وقت سچ بولا کرے ، امانت میں خیانت نہ کرے اور پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرے ۔ "

یعنی قول وفعل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا تابع بن جائے ۔ (مجلۃ الدعوۃ جولائی 1997ء از؛ع ۔ ع)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

جلد2 ۔ العقائد والتاریخ ۔ صفحہ نمبر 94

محدث فتویٰ